حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج کے دلہا" کہنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Pin-6685 تاریخ28-02-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ آج کل کئی علماء دورانِ تقریر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں "معراج کے دُلہا" تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج کے دُلہا" کہنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج کے دُلہا" کہنا شرعاً جائز ہے۔ تفصیل اس بارے میں یہ ہے کہ یہاں لفظِ "دُلہا" اپنے حقیقی معنی یعنی اس معنی میں نہیں کہ وہ شخص جس کی شادی ہو، بلکہ یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے کہ جس طرح دُلہا کو شان و شوکت کے ساتھ باراتی لے کر جاتے ہیں، سب کی نگاہوں کا مرکز وہی ہوتا ہے، سب اس کے چاہنے والے اور اسی کی تعظیم واطاعت میں مصروف ہوتے ہیں اور اسی کے صدقے طرح طرح کی نعمتیں پاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح، بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر شان و شوکت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی، جس کی تفصیل کتبِ تفاسیر، احادیث اور سیرت وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے، لہذا اس معنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج کے دُلہا" کہنا بلاشبہ جائز ہے اور اس معنی میں مختلف چیزوں کو دُلہا اور دُلہن کے ساتھ تشبیہ دینے کا ثبوت کئی احادیث سے بھی ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "دُلہا" کہنے کے حوالے سے تفصیلی کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "چار اشعار میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دلہا کہا ہے اور وہ بیشک تمام سلطنت الٰہی کے دلہا ہیں۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقل فرماتے ہیں: "انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم رأی صورۃ ذاته المبارکة فی الملکوت، فاذاھو عروس المملکة" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج عالم ملکوت میں اپنی ذات مبارکہ کی تصویر ملاحظہ فرمائی، تو دیکھا کہ حضور تمام سلطنت الٰہی کے دلہا ہیں۔

دلائل الخیرات شریف میں ہے: "اللھم صلی علی محمد وعلی اٰله بحر انوارک ومعدن اسرارک ولسان حجتک وعروس مملکتک" ترجمہ: الٰہی درود بھیج محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ان کی آل پر، جو تیرے انوار کے دریا اور تیرے اسرار کے معدن اور تیری حجت کی زبان اور تیری سلطنت کے دلہا ہیں۔

علامہ محمد فاسی اس کی شرح مطالع المسرات میں فرماتے ہیں: "مملکتک هو موضع الملک شبه بمجتمع العرس ومافیه من الاحتقال والتناهی فی الصنیع والتانق فی محسناته وترتیب اموره وکونه جدیدا ظریفا واهله فی فرح وسرور نعمة وحبور فرحین بعروسهم، راضین به، محبین، مکرمین له، موتمرین لامره، متنعمین له بانواع المشتهیات، بدلیل اثبات اللازم الذی هو العروس، والمعهود تشبیه مجتمع العرس بالمملکة وعکس التشبیه هنا، لاقتضاء المقام ذلک، لیفید ان سر المملکة ونکتتها ومعناها الذی لاجله کانت هو المصطفی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم، کما ان سر مجتمع العرس ونکتته ومعناه الذی لاجله کان هو العروس والمصطفی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم هو الانسان الکبیر الذی هو الخلیفة علی الاطلاق فی الملک والملکوت قد خلعت علیه اسرار الاسماء والصفات ومکن من التصرف فی البسائط والمرکبات والعروس یحاکی شانه شان الملک والسلطان فی نفوذ الامر وخدمة الجمیع له وتفرغهم لشانه ووجدانه مایجب ویشتهی مع الرای واصحابه فی مؤنته وتحت اطعامه فتم التشبیه وتمکنت الاستعارة" اس عبارت سراپا بشارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ الشریف نے اس درود مبارک میں سلطنت کو بارات کے مجمع سے تشبیہ دی کہ اس میں کیسا اجتماع ہوتا ہے اور اس کی آرائشیں انتہاء کو پہنچائی جاتی ہیں، سب کام قرینے سے ہوتے ہیں، ہر چیز نئی اور خوش آئند، لوگ اپنے دلہا پر شاداں و فرحاں، اسے چاہنے والے، اس کی تعظیم واطاعت میں مصروف، اس کے ساتھ قسم قسم کی من مانتی نعمتیں پاتے ہیں اور عادت یوں ہے کہ بارات کے مجمع کو سلطنت اور دلہا کو بادشاہ سے تشبیہ دیتے ہیں، یہاں اس کا عکس کیا کہ سمجھا جائے کہ جس طرح بارات کے مجمع کا مغز و سبب دلہا ہوتا ہے، یونہی تمام مملکت الٰہی کے وجود کا سبب اور اس کے اصل راز و مغز و معنی صرف مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں۔۔۔

اس لیے کہ حضور تمام ملک وملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں، جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد و مرکب میں تصرف کا اختیار دیا ہے، دلہا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے، اس کا حکم بارات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے، جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے، چین میں ہوتا ہے، سب باراتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یونہی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں، تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کے خدمت گار وزیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کر دیتا ہے "ماارٰی ربک الا یسارع فی هواک" صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں: میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور

کی خواہش میں شتابی (جلدی) فرماتا ہے۔ تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا کھاتا ہے کہ "انما انا قاسم واللہ المعطی" صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہر نعمت کو دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں ہوں۔ یوں تشبیہ کامل ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطنتِ الٰہی کے دلہا ٹھہرے۔ والحمدللہ رب العالمین ان تقریرات سے واضح ہوا کہ ان معانی پر دلہن، دلہا، زوج، زوجہ کی طرح باہم مفہوم متضائف نہیں۔

مگر حدیثیں تو اس سے بڑھ کر اوہام باطلہ والوں پر قہر ڈھائیں گی۔ حاکم صحیح مستدرک اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ان اللہ تعالٰی یبعث الایام یوم القیمة علی ھیاتھا ویبعث یوم الجمعة زھراء منیرة اھلھا یحفون بھا، کالعروس تھدی الی کریمھا" ترجمہ: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کے دن کو چمکتا اور روشنی دیتا ہوا، جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کیے ہوئے ہوں گے، جیسے دُلہن کو اس کے کریم شوہر کی جانب رخصت کیا جاتا ہے۔

امام اجل ابو طالب مکی قوت القلوب اور حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء میں فرماتے ہیں: "قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: ان الکعبة تحشر کالعروس المزفوفة" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا، جیسے شب زفاف دلہن کو دلہا کی طرف لے جاتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ج15، ص285تا288، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

نوٹ: اس بارے میں مزید تفصیلی دلائل جاننے کے لیے فتاوی رضویہ، جلد15 سے صفحہ 283 تا291 کا مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15رجب المرجب1442ھ28فروری2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے